فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۴ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۱۹ رجب ۱۳۸۷ھ ۲۴ اکتوبر ۶۷ء	نمبر ۲۳۹

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۲۳ اکتوبر ۔۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

٭ مورخہ ۲۰ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ نے محترمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ بنت مکرم میجر شمیم احمد صاحب کراچی کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم خالد حسین خان صاحب (ابن حضرت حامد حسین خان صاحب مرحوم میرٹھی) حال مقیم کینیڈا کے ساتھ پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین ۔

غلبۂ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں کریں

اور

ہماری زندگیاں اسلام کے عملی نمونہ کی مظہر ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

ربوہ ۲۳ اکتوبر ۔۔۔ کل مورخہ ۲۲ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پچیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب میں خدام کو بڑے درد کے ساتھ یہ نصیحت فرمائی کہ وہ غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر کامل یقین رکھیں ۔ لیکن اس یقین کے نتیجہ میں انہیں دین کی خاطر انتہائی قربانی پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہو جانا چاہئیے اور اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئیے تاکہ غلبۂ اسلام کا دن نزدیک سے نزدیک تر آ جائے ۔ حضور کا خدام سے یہ ولولہ انگیز خطاب کم و بیش سوا گھنٹہ تک جاری رہا ۔ جسے ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزارہا خدام نے کامل توجہ اور گہرے انہماک کے ساتھ سنا ۔

حضور کل سہ پہر چار بجے خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تشریف لائے ۔ خدام نے اللہ اکبر ۔ اسلام زندہ باد ۔ احمدیت زندہ باد ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا ۔

اختتامی اجلاس کا آغاز صالح محمد خان صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا ۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علم انعامی اور انعامات تقسیم کئے ۔ اختتامی خطاب میں حضور نے ابتداءً اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ امسال اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن حضور نے فرمایا ۔ میرے نزدیک یہ اضافہ تسلی بخش نہیں ہے ۔ میرے نزدیک اس اجتماع میں ملک کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور موجود ہونا چاہیئے ۔

حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے ذریعہ اسلام پھر دنیا پر غالب آئے گا فرمایا کہ یہ کام گو بہت ہی اہم اور بہت ہی مشکل ہے لیکن بہرحال ہو کر رہے گا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے مگر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں بھی پیش کریں جب ہم انتہائی قربانیاں پیش کریں گے ۔ تو پھر ہی اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کا وہ دن لائے گا جس کے لئے مسلمان صدیوں سے تڑپتے چلے آتے ہیں ۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ایمان افروز تحریر پڑھنے کے بعد بتایا کہ اس میں حضور نے تین اہم امور پیش کئے ہیں جنہیں ہر وقت ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیئے ۔

(۱) غلبۂ اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر پورا اور کامل یقین ہو ۔

(۲) اس یقین کے ساتھ ہی یہ جذبہ بھی ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانی دینی ہے ۔ کیونکہ انتہائی قربانی کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ۔

(۳) ہم میں سے جو سستی دکھائیں گے ان پر غداری کا داغ لگ جائے گا ۔ اور انہیں عزت کا وہ مقام کبھی حاصل نہ ہو سکے گا ۔ جو ایسے لوگوں کے لئے مقدر ہے جو شروع سے آخر تک ثبات قدم کا نمونہ دکھائیں گے ۔

حضور نے اپنے سفر یورپ کے بابرکت اور نہایت خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یورپ کی عیسائی دنیا کے خیالات و افکار میں اسلام کے حق میں ایک حیرت انگیز رَو پیدا ہو گئی ہے ۔ لیکن اس رَو سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ جس طرح دلائل کے میدان میں ہم نے قرآن مجید کے ذریعہ انہیں ساکت کر دیا ہے ۔ اسی طرح اب عملی نمونہ کے میدان میں بھی انہیں شکست دیں ۔ حضور نے فرمایا میں بڑے درد کے ساتھ یہ امر آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ اس وقت جو امر اسلام کی ترقی کی راہ میں اہل یورپ کے راستہ میں حائل ہے وہ اسلام کے عملی نمونہ کا فقدان ہے ۔ اور یہ جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس روک کو دور کرے ۔ آخر میں حضور نے فرمایا ۔ اگر ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت ہے اگر ہم اسلام سے واقعی پیار کرتے ہیں اگر ہم اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واقعی حقیقی عقیدت رکھتے ہیں ۔ اور اگر ہمارا یہ دعوےٰ صحیح ہے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کا غلبہ مقدر ہے ۔ تو پھر ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق ڈھالے ۔ اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کرے تاکہ جلد سے جلد اسلام دنیا پر غالب آ جائے ۔ اس کے بعد حضور نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی ۔ دعا سے پہلے حضور نے فرمایا ۔ میں آپ میں سے ہر ایک کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں اور اب بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے دنیا کا کوئی وار آپ کے خلاف کامیاب نہ ہو آپ خدا تعالیٰ کے دین کے حقیقی خادم بنکر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور اس کی بشارتوں سے محروم نہ ہوں ۔ اور خدا تعالیٰ سب مجھے بھی اور آپ کو بھی یہ توفیق دے کہ ہم اسلام کی خاطر ایسے رنگ میں قربانی کی توفیق پائیں جیسی کہ وہ چاہتا ہے ۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ایمان و عمل

اس زمانہ کی سب سے بڑی بیماری یہی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہو گئے ہیں۔ دراصل یہی وہ بیماری ہے جس نے انسانی معاشرے کی چولیں ڈھیلی کر دی ہوئی ہیں۔ اور وہ روز بروز اخلاقی اقدار سے مبرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور انسانی معاشرہ میں وہ خرابیاں بڑھ گئی ہیں۔ جن سے انسان کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انسان کی سب سے بڑی تباہی یہی ہے جو اس طرح اندر ہی اندر گھن کی طرح اسے کھا رہی ہے اخلاق سے مبرا ہو کر انسان اس اونٹ کی طرح آوارہ ہو جاتا ہے۔ جس کے ناک میں نکیل نہ ہو اور وہ جدھر چاہے چلا جائے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک کے رہنے والے اگرچہ بے پناہ مادی ترقی کر چکے ہیں۔ اور سائنس کے ذریعہ وہ آسمانوں کی خبر لانے لگے ہیں مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بے خدا تہذیب نے معاشرہ کو مادر پدر آزاد کر دیا ہے اور وہ کسی اخلاقی پابندی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بیماری مغرب سے اٹھ کر اب تمام دنیا میں پھیلتی چلی جاتی ہے اور مشرقی ممالک میں بھی وہی حال ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو مغربی ممالک کا ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ مادی ترقی جو انسان نے کی ہے اس کا تعلق انسان کے ظاہری حواس خمسہ سے ہے اور چونکہ مادیات کا احساس یقین کی حد تک ہوتا ہے اور انسان تجربہ اور مشاہدہ سے علم حاصل کرتا ہے۔ اس لئے وہ نفس امارہ کے چنگل میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور اس کی کنٹرول ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ اور انسانی نفس شتر بے مہار ہو کر چلنے لگتا ہے۔ سفلی جذبات اس پر قابو پا لیتے ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن کریم میں کہا گیا ہے

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

یعنی انسان نفس امارہ کے قبضہ میں آ کر برائیوں کی طرف جھک جاتا ہے چنانچہ آج مغربی تہذیب نے انسان کو اسی مقام پر پہنچا دیا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اخلاقی اقدار کی گرفت کمزور ترین ہو جانے کی وجہ سے وہ بالکل آزاد ہو گیا ہے۔

ایسی صورت میں اگرچہ عقل کچھ راہ نمائی کرتی ہے۔ مگر اس کی راہ نمائی صرف ایک حد تک ہوتی ہے۔ وہ ہمیں زندگی کے فوری خطرات سے تو محفوظ کر سکتی ہے۔ لیکن اخلاقی اقدار کی کمزوری کی وجہ سے ان دور رس بد نتائج سے نہیں بچا سکتی جو انسانی تصور میں بر وقت مستحضر نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت میں انسان کو صرف ایمان باللہ ہی بچا سکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان جو حقیقت پر قائم ہو۔ محض اللہ تعالیٰ پر خیالی ایمان کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسے ایمان کو عقل انسانی اور نفس امارہ کی یورش ایک پل میں مٹا کر رکھ دیتی ہے ۔۔۔ اس لئے جب تک اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین کی حد تک ایمان پیدا نہ ہو۔ انسان نفس امارہ کے حملہ سے بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ زندگی کی پیچ در پیچ الجھنوں میں عقل خود گھبرا جاتی ہے۔ اور راہ نمائی کے لئے بے کار ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج یورپ میں اور اس کی دیکھا دیکھی مشرق میں بھی فحاشی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا کامل علم انسان کو حاصل ہو۔ جو اسی طرح کا علم ہو جس طرح کا علم ہم مادی اشیاء کا علم حواس خمسہ کے ذریعہ تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل کرتے ہیں۔

وجود باری تعالیٰ کے ایسے کامل علم کا ایک واضح ذریعہ الہام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ محض انسانی دل کے اپنے خیالات نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے۔ ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے۔ اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو۔ اور نہ غیر مختصر اور چند بے سرو پا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پُر حکمت اور پُر شوکت ہو۔ تو وہ خدا کا کلام ہے۔ جس سے وہ اپنے بندہ کو تسلی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸)

اس کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ انسان سے کلام کرتا ہے۔ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ

اور کسی آدمی کی یہ حیثیت نہیں کہ اللہ (تعالیٰ) اس سے وحی کے سوا یا پردے کے پیچھے بولنے کے سوا کسی اور صورت سے کلام کرے یا اس کی طرف فرشتوں میں سے رسول بنا کر بھیجے جو اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہے پہنچا دیں۔ وہ بڑی شان والا (اور) حکمتوں کا واقف ہے۔

(الشوریٰ آیت ۵۲)

الغرض اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک ایسی دلیل ہے جو وہی مرتبہ رکھتی ہے۔ جو حق الیقین کا مقام ہے۔ اور جو اسی طرح کا علم دیتی ہے جس طرح کا علم حواس خمسہ سے تجربہ اور مشاہدہ سے مادی اشیاء کا انسان کو ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے وجود کا یہ ذریعہ علم ہمیشہ جاری رہے۔ اور آج کے انسان کے لئے بھی اس کی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی کہ ماضی میں تھی۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

ترجمہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں رکھتا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

سچے مسلمان اور مہاجر کی علامتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں اور پورا مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔

(بخاری کتاب الایمان)

حقائقِ قرآن

سُورۂ نمل کی ایک آیت کی لطیف تشریح

عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّیۡرِ سے کیا مراد ہے

از افادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سورۂ نمل کی آیت وَ وَرِثَ سُلَیۡمٰنُ دَاوٗدَ ۔۔۔۔۔۔۔ الخ کی لطیف تفسیر میں حضور فرماتے ہیں :۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالےٰ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا ذکر فرماتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو چونکہ یہودیوں میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کا خاص بیٹا تسلیم کیا جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اس لئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد اُن کا ذکر کیا گیا ہے اور ان دونوں کا یہ قول بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے یعنی خلافتِ روحانی اور خلافتِ جسمانی کے ذریعہ سے اس نے ہمیں مومنوں کا افسر بنایا ہے۔

اِس کے بعد فرماتا ہے کہ سلیمانؑ داؤدؑ کا وارث ہؤا۔ یعنی ان کے انتقال کے بعد ان کا جانشین ہؤا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ اگلی آیات میں جہاں جہاں نَا کا لفظ آیا ہے اس سے مراد صرف حضرت سلیمانؑ ہی ہیں اور نَا کا لفظ شاہی سطوت اور جبروت کے اظہار کے لئے ہے نہ یہ بتانے کے لئے کہ حضرت داؤدؑ اس میں شامل ہیں کیونکہ آیت کے شروع میں ہی بتایا گیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ پس یہ جو کہا گیا ہے کہ اے لوگو! ہم کو منطق الطیر سکھائی گئی ہے۔ اس سے مراد صرف حضرت سلیمان علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت داؤدؑ ۔۔۔۔ کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام اس سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔

مفسرین نے منطق الطیر کے یہ معنے کئے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کبوتروں اور تیتروں اور چڑیوں اور بٹیروں وغیرہ کی زبان سکھائی گئی تھی اور وہ ان کی بولی کو اسی طرح سمجھ لیتے تھے جس طرح ایک انسان کی گفتگو کو دوسرا انسان سمجھ لیتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل کو دیکھا کہ ایک شاخ پر بیٹھی ہوئی اپنی دُم اور سر ہلا کر کچھ بول رہی ہے اس کی آواز سُنکر آپ نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ہمیں کیا علم ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا یہ کہہ رہی ہے کہ دنیا کے سر میں خاک پڑے۔ مَیں نے تو آج صرف آدھی کھجور کھائی ہے۔ پھر فاختہ بولی۔ تو آپ نے فرمایا یہ کہتی ہے کہ کاش یہ سب مخلوق پیدا ہی نہ ہوتی۔

اسی طرح مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ فرمایا کرتے تھے کہ کبوتر کہتا ہے مرنے کے واسطے اپنی اولادیں پیدا کرو اور ویران ہونے کے لئے مکانات بناؤ۔ اور مور کہتا ہے کہ جو کچھ تُو کریگا اس کا بدلہ پائے گا۔ اور ہُدہُد کہتا ہے کہ جو دوسرے پر رحم کرے گا خدا اس پر رحم کرے گا اور ابابیل کہتی ہے کہ نیک اعمال کو آگے بھیجو تاکہ تم انہیں خدا کے پاس پاؤ۔ اور کبوتر کہتا ہے کہ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی مِلۡأُ سَمٰٓائِہٖ وَ اَرۡضِہٖ۔ اور قطاۃ کہتا ہے کہ جو خاموشی اختیار کرے گا سلامت رہے گا۔ اور طوطا کہتا ہے کہ افسوس اس پر جس کا مقصود اور مطلوب دنیا ہے اور مُرغا کہتا ہے کہ اے غافلو اللہ کو یاد کرو۔ اور مینڈک کہتا ہے سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡقُدُّوۡس۔ اور چڑیا کہتی ہے۔ اے گنہگارو استغفار کرو۔ اور چیل کہتی ہے کہ کُلُّ شَیۡءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجۡہَہٗ یعنی خدا کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ غرض انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی کو خوب سمجھتے تھے گو انہوں نے پرندوں میں مینڈک وغیرہ کو بھی شامل کر لیا ہے مگر یہ محض استعارے اور مجاز کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے اور ایسی ہی بات ہے جیسے قرآن کریم میں تو اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ (بقرہ ع ۲۳) یعنی رمضان کے ایام میں سحری کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر نہ آنے لگے۔ مگر پنجاب میں بہت سے زمیندار رمضان کی راتوں میں سفید اور سیاہ تاگا اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور چونکہ تاگا اچھی روشنی میں ہی نظر آتا ہے اِس لئے وہ اس وقت تک خوب کھاتے پیتے رہتے ہیں جب تک انہیں سیاہ اور سفید تاگا الگ الگ نظر نہ آنے لگے۔ اسیطرح تشبیہہ اور استعارہ کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں اگر خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا ذکر آجائے تو بعض لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ بھی نعوذ باللہ اسی طرح گوشت پوست کا ہے جس طرح ہمارا ہے اور اگر انہیں کہا جائے کہ ہاتھ سے مراد خدا تعالےٰ کی طاقت ہے تو وہ کہیں گے کہ تم تاویلیں کرتے ہو۔ جب خدا نے ہاتھ کا لفظ استعمال کیا ہے تو تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس کی تاویل کرو یا خدا تعالےٰ کے متعلق اِسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ کے الفاظ پڑھ لیں تو جب تک وہ خدا تعالےٰ کو ایک سنگِ مرمر کے تخت پر بیٹھا ہوا تسلیم نہ کریں انہیں چین ہی نہیں آئے گا حالانکہ دنیا کی ہر زبان میں تشبیہہ اور استعارہ کا استعمال موجود ہے۔ ہمارے ملک میں محاورہ ہے کہ "آنکھ بیٹھ گئی"۔ مگر کوئی نہیں کہتا کہ آنکھ کی ٹانگیں تھیں یا وہ بیٹھی ہے تو کس پلنگ اور کرسی پر بیٹھی ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ آنکھ بیٹھنے کے یہ معنے ہیں کہ آنکھ ضائع ہو گئی اور پھوٹ گئی اسی طرح اور کئی قسم کے استعارات ہماری زبان میں استعمال کئے جاتے ہیں اور کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ ان استعارات کو زبان کی خوبی اور اس کا کمال سمجھا جاتا ہے۔

غرض جس طرح دنیا کی ہر زبان میں مجاز اور استعارات کا استعمال پایا جاتا ہے۔ اسی طرح الہامی کتابیں بھی ان استعارات کو استعمال کرتی ہیں مگر وہ لوگ جو استعارہ اور مجاز کی حقیقت کو نہیں سمجھتے وہ انہیں ظاہر پر محمول کر لیتے ہیں اور اس طرح خود بھی ٹھوکر کھاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں۔

یہی حال منطق الطیر کا ہے۔ مفسرین نے صرف طیر کے لفظ کو دیکھ کر خیال کر لیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو امتیازی طور پر اللہ تعالےٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ انہیں تیتروں اور بٹیروں کی بولی بھی سکھا دی تھی مگر سوال یہ ہے کہ اس بولی کے سکھانے کا فائدہ کیا تھا۔ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ پرندے بھی بڑے بڑے علوم اور معارف جانتے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس علم سے محروم رہیں اس لئے اس نے آپ کو ان کی زبان بھی سکھا دی۔ مگر پرندے تو ایک جاہل سے جاہل اور غبی سے غبی انسان جتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔ پھر ان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا علم سیکھنا تھا۔ پھر اگر ان کا دماغ واقعہ میں اتنا اعلےٰ ہوتا کہ حضرت سلیمانؑ جیسے نبی کو بھی ان سے معارف اور علوم حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو شریعت ان کو ذبح کرنے کی اجازت کیوں دیتی۔ اللہ تعالےٰ کا انسان کو ذبح کرنے کی اجازت نہ دینا اور جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت دینا صاف بتا رہا ہے کہ یہ امتیاز صرف دماغ کے فرق کی وجہ سے رکھا گیا ہے اور اُن کا دماغ عام انسانی دماغ سے بھی ادنےٰ ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی زبان کس حکمت کے ماتحت سکھائی گئی تھی۔

پھر مفسرین صرف یہیں تک بس نہیں کرتے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تمام پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی تھیں بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہُدہُد جو ایک پرندہ تھا وہ اتنی عقل اور سمجھ رکھتا تھا کہ اسنے ملکہ سبا کی باتیں سمجھیں۔ اس کے درباریوں کی باتیں سمجھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی باتیں سمجھیں۔ مگر ہدہد کی باتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا گویا ایک پرندہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تمام درباری علماء اور فضلاء سے بھی

بڑا تھا کیونکہ وہ ان سب کی باتیں سمجھتا تھا لیکن اس کی بات کو کوئی نہیں سمجھتا تھا اور اگر کوئی سمجھتا تھا تو صرف حضرت سلیمانؑ تھے۔ گویا اگر ہُدہُد سے کسی کو برابری حاصل تھی تو صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کو تھی باقی جتنے امراء اور وزراء تھے وہ سب اُس "کھٹ بڑھئی" سے نیچے تھے۔ یہ اتنا احمقانہ نقشہ ہے کہ اس کو ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات مانی جائے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ پرندے انسان سے افضل ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ پرندوں کو ذبح کرنا جائز نہیں ہاں انسان کو ذبح کر کے کھانا جائز ہے کیونکہ پرندے نعوذ باللہ انسان سے افضل ہیں۔ یہ تو "اندھیر نگری چوپٹ راجہ" والی بات ہوگی جس کو کوئی بھی معقول انسان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ایک استعارہ اور مجاز ہے جس کو لوگوں نے نہ سمجھا اور وہ صحیح راستہ سے بھٹک کر دُور از کار بحثوں میں اُلجھ کر رہ گئے۔ طیر عربی زبان میں اُڑنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اور استعارۃً اس سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جو عالم روحانی کی فضاؤں میں پرواز کرتے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور اس کے محبوب ہوتے ہیں۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایک الہام بھی ان معنوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کو ایک دفعہ الہام ہوا کہ :-

"ہزاروں آدمی تیرے پَروں کے نیچے ہیں۔"

(تذکرہ صفحہ ۶۹۰)

اب ظاہر ہے کہ پَر ہمیشہ پرندوں کے ہی ہوا کرتے ہیں اور پرندے کے پَروں کے نیچے بیٹھنے والے بھی پرندے ہی ہوتے ہیں۔ گویا اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی پرندہ قرار دیا گیا اور پھر یہ بھی بتایا گیا کہ وہ لوگ جو آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے والے ہیں وہ بھی عالم روحانی کے پرندے ہیں۔ اس الہام نے قرآن کریم کی اس آیت کی تشریح کر دی اور بتا دیا کہ طیر سے مراد جسمانی پرندے نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف پرواز کرنے والے ہیں۔ ان برگزیدہ لوگوں کو استعارۃً اس لئے بھی پرندہ کہا جاتا ہے کہ پرندہ آسمان کی طرف اُڑتا ہے اور علوم سماوی آسمان سے نیچے کی طرف اُترتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز اوپر سے نیچے کی طرف آرہی ہوگی تو وہ سب سے پہلے اسی کو ملے گی جو اوپر پرواز کر رہا ہوگا پس عالم روحانی کی فضاؤں میں پرواز کرنے والے کو اسی لئے بھی پرندہ کہا جاتا ہے کہ آسمانی علوم اور اسرارِ غیبی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں وہ سب سے پہلے انہی لوگوں کو الہام یا رؤیا و کشوف کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں جو اوپر پرواز کر رہے ہوں اور انہی آسمانی طیور کو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنے فیوض سے متمتع فرماتا ہے۔ پھر وہ لوگ جو اُن کی صحبت میں آکر بیٹھتے ہیں وہ بھی اپنے اپنے اخلاص اور درجہ کے مطابق اِن فیوض سے مستفیض ہوتے چلے جاتے ہیں۔

غرض طیر کے اس مفہوم کو مدِّنظر رکھتے ہوئے عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ کے یہ معنے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ اے لوگو! مجھے بھی وہ بولی سکھائی گئی ہے جو بلندی کی طرف پرواز کرنے والے لوگوں کو سکھائی جاتی ہے یعنی نبیوں کے معارف اور حقائق اور یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک حضرت سلیمان نبی نہیں تھے بلکہ صرف ایک بادشاہ تھے۔ چنانچہ بائیبل میں کہیں بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں قرار دیا گیا بلکہ ایک فلاسفر اور عالم قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۔سلاطین باب ۴ میں لکھا ہے :-

"اور خدا نے سلیمان کو
حکمت اور سمجھ بہت ہی زیادہ
اور دل کی وسعت بھی عنایت
کی جیسی سمندر کے کنارے
کی ریت ہوتی ہے اور سلیمان
کی حکمت سب اہلِ مشرق
کی حکمت اور مصر کی ساری
حکمت پر فوقیت رکھتی تھی۔"

(آیت ۲۹، ۳۰)

اسی طرح لکھا ہے :-

"اُس نے تین ہزار مثلیں کہیں
اور اس کے ایک ہزار و پانچ
گیت تھے اور اس نے درختوں
کا یعنی لبنان کے دیودار سے
لے کر زوفا تک کا جو دیواروں
پر اُگتا ہے اور چوپائیوں
اور پرندوں اور رینگنے والے
جانداروں اور مچھلیوں کا بھی
بیان کیا۔ اور سب قوموں میں
سے زمین کے سب بادشاہوں
کی طرف سے جنہوں نے اس کی
حکمت کی شہرت سُنی تھی لوگ
سلیمان کی حکمت کو سُننے آتے
تھے۔"

(آیت ۳۲، ۳۳)

غرض بائیبل حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک حکیم اور فلاسفر تو قرار دیتی ہے مگر نبی قرار نہیں دیتی بلکہ اس سے بڑھ کر وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہ الزام لگاتی ہے کہ

"جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو
اُس کی بیویوں نے اُس کے
دل کو غیر معبودوں کی طرف
مائل کر لیا اور اس کا دل
خداوند اپنے خدا کے ساتھ
کامل نہ رہا۔"

(۱۔سلاطین باب ۱۱ آیت ۴، ۵)

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی علوم اور معارف عطا کئے گئے تھے جو اللہ تعالیٰ کے اُن برگزیدہ بندوں کو عطا کئے جاتے ہیں جو اس کی طرف پرواز کرتے اور اس کے قرب میں بہت بلند اور بالا مقام رکھتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہمیں ہر ضروری چیز عطا کی گئی ہے۔ اس جگہ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کے معنے ہر چیز کے نہیں بلکہ ہر ضروری چیز کے ہیں چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مدِّمقابل ملکہ سبا کے متعلق بھی اِسی سورۃ میں آتا ہے کہ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (آیت ۲۴) حالانکہ وہ دنیا کے ایک نہایت مختصر علاقہ کی بادشاہ تھی۔ اگر أُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کے معنے ہر چیز کے کئے جائیں تو اس آیت کا مفہوم یہ قرار پاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ سبا اور اس کا تخت بھی حاصل تھا اور جب ہُدہُد نے ملکہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اُسے ہر نعمت حاصل ہے تو اس کے معنے یہ تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی اور اُن کے لشکر بھی اُس کو حاصل تھے حالانکہ یہ دونوں باتیں بالبداہت غلط ہیں۔ دراصل عربی زبان کے محاورہ کے مطابق یہ ضروری نہیں ہوتا کہ کُلّ کا لفظ تمام افرادِ جنس پر مشتمل ہو بلکہ بسا اوقات یہ لفظ صرف ضرورت کے مطابق اشیاء پر بولا جاتا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ (انعام ۴۵) یعنی جب پہلی قوموں کے افراد نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے اُن پر پہلے تو ہر قسم کی ترقیات کے دروازے کھول دئے اور پھر ان پر عذاب نازل کر دیا۔ اس آیت میں بھی کُلّ کے لفظ کے یہ معنے نہیں کہ اُن کو دنیا کی ہر نعمت ملی بلکہ صرف یہ مراد ہے کہ اس زمانہ کی اور اُن کے ملک کی بڑی بڑی نعمتوں سے انہیں حصہ ملا۔ اسی طرح اہلِ مکّہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ
حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ
ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا
مِّن لَّدُنَّا۔ (قصص ۵۸)

یعنی کیا اہلِ مکّہ کو ہم نے ایک عزت والے اور محفوظ مقام میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہمارے انعام کے طور پر ہر قسم کے میوے لائے جاتے ہیں۔ اس آیت میں بھی کُلّ سے تمام دنیا کے میوے مراد نہیں بلکہ بہت سے میوے مراد ہیں جو اہلِ مکّہ کی صحت اور اُن کی لذّت کے سامان پیدا کرنے کے لئے ضروری تھے۔ اسی طرح شہد کی مکھی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ تو تمام پھلوں کو کھا۔ حالانکہ شہد کی مکھی سارے پھلوں کو نہیں کھاتی بلکہ بعض پھلوں کو کھاتی ہے۔ اسی طرح یہاں وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ کے معنے ہر چیز کے نہیں بلکہ ہر مطابق ضرورت چیز کے ہیں اور مراد یہ ہے کہ جن جن چیزوں کی حضرت سلیمان علیہ السلام کو ضرورت ہوتی تھی خدا تعالیٰ ان کو مہیا کر دیتا تھا اور جن جن چیزوں کی اپنے زمانہ میں ملکہ سبا کو ضرورت ہوتی تھی وہ اس کو میسر آجاتی تھیں۔ چنانچہ یہ دعوے کر کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے کھلے فضل سے حاصل ہوتی ہے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے انسانی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں +

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۴۰۰ تا صفحہ ۴۰۸)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

گزشتہ دنوں ایک بار پھر بذریعہ سرکلر لیٹر آپ سب کی اس طرف توجہ مبذول کروائی گئی تھی کہ حضور اقدس کے منشاء مبارک کی روشنی میں کوشش فرمائی جائے کہ ہر احمدی گھرانہ "ماہنامہ انصار اللہ" کا خریدار بن جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں ہر ممکن امکانی قدم اٹھایا جا رہا ہوگا۔ اور اس کی اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

اسسٹنٹ مینجر

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ○

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

اجتماع اوّل — ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء

اجتماع دوم — ۱۸-۱۹ رنومبر ۱۹۵۶ء

اجتماع سوم — ۲۵-۲۶ راکتوبر ۱۹۵۷ء

اجتماع چہارم — ۳۱ راکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۸ء

اجتماع پنجم — ۳۰ راکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء

اجتماع ششم — ۲۸-۲۹-۳۰ راکتوبر ۱۹۶۰ء

اجتماع ہفتم — ۲۷-۲۸-۲۹ راکتوبر ۱۹۶۱ء

اجتماع ہشتم — ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء

اجتماع نہم — ۱-۲-۳ رنومبر ۱۹۶۳ء

اجتماع دہم — ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء

اجتماع یازدہم — ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع

ستائیس ۲۷ - اٹھائیس ۲۸ - انتیس ۲۹ اخاء ۱۳۴۶ ہش
اکتوبر ۱۹۶۷ء

کو

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد

ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں

شریک ہو کر اس کی عظیم رُوحانی برکات سے

مستفیض ہوں ۔

مرزا مبارک احمد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۵ راکتوبر ۶۷ء

فہرست واقفین وقف عارضی

الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ۹۶۴ واقفین کے اسماء شائع ہو چکے ہیں۔ اب یہ آٹھویں فہرست ہے احباب واقفین کے لئے دعا بھی فرمائیں اور خود بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ (نائب اصلاح و ارشاد)

قسط نمبر ۲

۹۶۵۔ مکرم ناظر دین صاحب ربوہ
۹۶۶۔ " میر ظفر اقبال احمد صاحب لاہور
۹۶۷۔ " حکیم ممتاز احمد صاحب گجرات
۹۶۸۔ مکرم بشیر احمد صاحب خادم ہڑل بخوزد
۹۶۹۔ " رشید احمد صاحب ٹنڈو باگو
۹۷۰۔ " محمد دین صاحب کنڈیارو نوابشاہ
۹۷۱۔ " محمد اعظم صاحب کڑیانوالہ
۹۷۲۔ " محمد اقبال صاحب چونڈہ
۹۷۳۔ " میجر سید محمود احمد صاحب قادری کراچی
۹۷۴۔ " میر محمد حسین صاحب "
۹۷۵۔ " اللہ بخش خان غازی سکنہ بیٹ چینی
۹۷۶۔ " تاج الدین صاحب ربوہ
۹۷۷۔ " حکیم رحمت اللہ خان صاحب ربوہ
۹۷۸۔ " عبدالرحمٰن صاحب گوجرہ
۹۷۹۔ " مرزا امیر بیگ صاحب پیروالا
۹۸۰۔ " محمد اسحٰق صاحب پیروالا
۹۸۱۔ " مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی ربوہ
۹۸۲۔ " میر عبداللطیف صاحب تلونڈی راہوالی
۹۸۳۔ " چوہدری عبدالسلام صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس ربوہ
۹۸۴۔ " ناصر احمد صاحب کھاریاں
۹۸۵۔ " مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ
۹۸۶۔ " نور اقبال صاحب جہلم
۹۸۷۔ " عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی
۹۸۸۔ " حبیب اللہ صاحب پیر کوٹ
۹۸۹۔ " چوہدری محمد حسین صاحب کھریا
۹۹۰۔ " شریف احمد صاحب کوٹ آغا
۹۹۱۔ " غلام احمد صاحب ڈنگ پور
۹۹۲۔ " منور احمد صاحب ساہیوال
۹۹۳۔ " عنایت اللہ صاحب نارووال
۹۹۴۔ " فلاح الدین صاحب سیالکوٹ
۹۹۵۔ " چوہدری محمد شریف صاحب بنگا سرادر
۹۹۶۔ " مقبول احمد صاحب چیمہ چک $\frac{111}{7\text{-}R}$
۹۹۷۔ " چوہدری محمد شریف صاحب کھریا
۹۹۸۔ " برکت علی صاحب پیاڈنگ ادچھ
۹۹۹۔ " محمد شریف صاحب "
۱۰۰۰۔ " محمد اسمٰعیل صاحب کھریا
۱۰۰۱۔ " سعید الدین صاحب گجرات
۱۰۰۲۔ " مولوی محمد احمد صاحب جلیل دارالنصر ربوہ
۱۰۰۳۔ " غلام حسین صاحب سکنہ مجوکہ
۱۰۰۴۔ " برکت علی صاحب چک ۱۵۱ تھرپارکر
۱۰۰۵۔ " سردار محمد صاحب پوسٹماسٹر بشیر آباد
۱۰۰۶۔ " مکرم میاں احمد بخش صاحب سکنہ ادرحمہ سرگودھا
۱۰۰۷۔ چوہدری محمد حسین صاحب سنجر چانگ
۱۰۰۸۔ مکرم غلام محمد صاحب نور نگر فارم
۱۰۰۹۔ " عطاء اللہ صاحب حیدرآباد
۱۰۱۰۔ " ٹھیکیدار عبدالرحمٰن صاحب کنری
۱۰۱۱۔ " سید محبوب شاہ صاحب جبر پور
۱۰۱۲۔ " عباس علی صاحب احمد آباد
۱۰۱۳۔ " چوہدری محمد شفیع صاحب چک $\frac{23}{4\text{-}R}$ احمد آباد
۱۰۱۴۔ " نور دین صاحب چک $\frac{167}{}$ مراد بہاولنگر
۱۰۱۵۔ " میاں محمد سلطان صاحب چک $\frac{166}{}$ مرادو
۱۰۱۶۔ " محمد مجید صاحب امجد احمد آباد
۱۰۱۷۔ " محمد اسلم صاحب اختر چونکی
۱۰۱۸۔ " سراج الدین صاحب چونکی
۱۰۱۹۔ " محمد شریف صاحب لاہور
۱۰۲۰۔ " محمد صدیق صاحب چونکی
۱۰۲۱۔ " چوہدری محمد نواز صاحب لاہور
۱۰۲۲۔ " عبدالغفار صاحب رحمٰن آباد نوابشاہ
۱۰۲۳۔ " مختار احمد صاحب نوابشاہ
۱۰۲۴۔ " محمد صادق صاحب حاصلپور
۱۰۲۵۔ " رشید الدین صاحب مفضل آباد حیدرآباد
۱۰۲۶۔ " بہاول بخش صاحب سکنہ ادرحمہ سرگودھا
۱۰۲۷۔ " چوہدری محمد شفیع صاحب بھینی رناچیراں شیخوپورہ
۱۰۲۸۔ " چوہدری برکت علی صاحب ڈیرہ چوپچیانہ
۱۰۲۹۔ " مکرم رحیم بخش صاحب نواں پنڈ ضلع شیخوپورہ
۱۰۳۰۔ " عبدالغفار صاحب گوکھووال لائلپور
۱۰۳۱۔ " چوہدری غلام احمد صاحب دعدریہ ضلع گجرات
۱۰۳۲۔ " عبدالعزیز صاحب شاکر چک سکندر ضلع گجرات
۱۰۳۳۔ " حافظ غلام حسین صاحب مجوکہ سرگودھا
۱۰۳۴۔ حکیم طالب حسین صاحب جھنگ بستی رحیم یار خان
۱۰۳۵۔ چوہدری سید محمد صاحب چک ۶۵ ضلع لائلپور
۱۰۳۶۔ " سردار خان صاحب کوٹ مومن
۱۰۳۷۔ " سعید احمد سیکھوانی نوکوٹ
۱۰۳۸۔ " چوہدری نور احمد صاحب پیرو چک
۱۰۳۹۔ " سلطان محمد صاحب "
۱۰۴۰۔ مکرم مرزا احمد نصیر صاحب راولپنڈی
۱۰۴۱۔ " ملک محمد صدیق صاحب "
۱۰۴۲۔ " خوشی محمد صاحب شادیوال
۱۰۴۳۔ " چوہدری احمد خان صاحب چک $\frac{27}{}$ سرگودھا
۱۰۴۴۔ " شیخ نعمت الرحمٰن صاحب "
۱۰۴۵۔ " عبدالسلام صاحب ڈگری گھمن
۱۰۴۶۔ " محمد شریف صاحب منہاس محمود آباد بہاولنگر
۱۰۴۷۔ " عزیز احمد صاحب چک $\frac{166}{}$
۱۰۴۸۔ " منور احمد صاحب چک $\frac{12}{}$ بہاولپور
۱۰۴۹۔ " مقصود احمد صاحب چک $\frac{12}{}$ بہاولپور
۱۰۵۰۔ " حکیم غلام رسول صاحب دعدہ ضلع سرگودھا
۱۰۵۱۔ " خادم حسین صاحب چک $\frac{54}{2}$ براستہ جیسلے خیل
۱۰۵۲۔ " فضل احمد صاحب سکنہ جھنگ رحیم یار خان
۱۰۵۳۔ " چوہدری دلدار احمد صاحب کوٹھے والا ضلع ملتان
۱۰۵۴۔ " ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۵۵۔ " شمس الحق صاحب لاہور
۱۰۵۶۔ " چوہدری غلام غوث صاحب نمبردار علی پور ضلع ملتان
۱۰۵۷۔ " نصرت خان صاحب نیل کوٹ " "
۱۰۵۸۔ مکرم حافظ عبدالکریم صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۵۹۔ " حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ
۱۰۶۰۔ " محمد الیاس صاحب " " "
۱۰۶۱۔ " چوہدری عبدالحق صاحب چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر
۱۰۶۲۔ " چوہدری نور دین صاحب بھاگووال ضلع سیالکوٹ
۱۰۶۳۔ " مستری محمد حیات صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۱۰۶۴۔ " اللہ دتا صاحب پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ
۱۰۶۵۔ " عبدالحکیم صاحب کراچی
۱۰۶۶۔ " نصیر الدین صاحب "
۱۰۶۷۔ " ناصر احمد صاحب چک $\frac{9}{11\text{-}L}$ ضلع ساہیوال
۱۰۶۸۔ " نصیر اللہ خان صاحب " "
۱۰۶۹۔ " عبدالسعید صاحب جاوید بہاولنگر
۱۰۷۰۔ " حاجی احمد بخش صاحب نگر "

درخواست دعا:۔ میرے والد چوہدری مقبول احمد صاحب بھٹی محکمہ نہر درد گردہ کی وجہ سے ملتان میں بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ طاہر جاوید محلہ دارالصدر غربی (ب) ربوہ

نتیجہ ایم۔اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے تین طلباء پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے عربی میں شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں کامیاب ہوئے ہیں۔ عزیزم محمد اسلم شاد منگلا نے یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
محمد اسلم شاد	۴۲۹	I
منور سلطانہ بنت مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف لودھراں	۳۹۸	II
انیس شہناز بنت مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال	۳۹۲	II

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو تمام متعلقین کے لئے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر رنگ میں مبارک و مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین (پرنسپل)

بلند پایہ تربیتی رسالہ

"ماہنامہ انصار اللہ" کے سلسلہ میں متعدد بار درخواست کی جا چکی ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کے تحت ہر احمدی گھرانہ کو اس بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی روشنی میں ہر احمدی گھرانے کا جائزہ لیا جائے تا مجموعی طور پر معلوم ہو سکے کہ کس قدر گھرانے خریدار ہیں اور بقیہ کس قدر تعداد کو تحریک کر کے اس ثواب میں شامل کرنا ہے مگر ابھی تک مجالس کے ایک حصہ سے ان اعداد و شمار کا انتظار ہے پس مجالس کے عہدیداروں کی توجہ حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد کی طرف کروائی جاتی ہے۔

"اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو واقعات کی دنیا میں قیاسات سے کام لینا چھوڑ دو" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء)

(اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

یوم اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی بنیاد رکھے جانے کے بائیس سال بعد اس کے اراکین کی بڑھتی ہوئی تعداد اور اس کی کارگزاریوں کا وسیع تر دائرہ عمل اس بات کا ثبوت ہیں کہ دُنیا بھر کی قومیں اس کے چارٹر کے نصب العین اور اغراض و مقاصد کے ساتھ اپنی دائمی وابستگی کے عہد پہ قائم ہیں۔

تاریخ کے اس دَور میں جو شدید اندیشوں اور صحیح معنوں میں خطرناک صورت حالات میں گھرا ہُوا ہے امن و سلامتی کی راہوں کی پیمائش اس طرح کی جاسکتی ہے کہ حکومتیں کس طرح اپنے ہر ممکن ذریعہ کو کام میں لاکر تنازعات کی منزل میں قدم اٹھائے بغیر اپنے اختلاف کو دور کرنے کے لئے آمادہ ہیں پچھلے بیس سال کے عرصے میں اس عالمی انجمن کی توجہ برابر اس اشد ضرورت کی طرف مبذول رہی ہے کہ تیسری عالمگیر لڑائی کی تباہ کاریوں کو کس طرح روکا جائے۔

متعدد موقعوں پر اگر سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی اپنی طویل اور انتھک بحث و تمحیص کے ذریعے کوئی حل نہ نکال لیتیں اور اس پر عمل شروع نہ کر دیتیں تو عالمگیر بلکہ جوہری لڑائی کے خطرات زیادہ شدت اختیار کر چکے ہوتے۔

لڑائی کی دھمکیوں کو کم کرنے کی خاطر اقوام متحدہ نے شروع دن سے ایسے طریقے معلوم کرنے کی کوشش کی ہے جو ہتھیار جمع کرنے کے رجحانات کو کم کر دیں۔

کیونکہ ان سے نہ صرف بین الاقوامی بے چینی کی کیفیات زیادہ خراب ہوتی ہیں بلکہ متعلقہ ملکوں کے اقتصادی نظام پر زبردست بار بھی پڑتا ہے۔ متواتر مذاکرات سے اگرچہ بعض اوقات ہتھیار جمع کرنے کی رفتار کم کرنے میں زیادہ کامیابی نہیں ہوتی۔ تاہم ان کی بدولت جوہری ہتھیاروں کی آزمائش پر جزوی احتساب ممکن ہوگیا جس نے یہ امید ضرور دلائی کہ بہت جلد جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ نہ کرنے کی منزل میں دوسرے قابل ذکر قدم اٹھائے جائیں گے۔ اور باہمی رابطے کی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ انسانی احتیاج کی تسکین اور قیام امن کے درمیان ایک قریبی تعلق قائم ہے۔ اقوام متحدہ نے پچھلے چند سال میں اقتصادی اور معاشرتی ترقی کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ چنانچہ مخصوص ادارے اور حال ہی میں قائم ہونے والے متعدد نئے ادارے جو ترقی، تجارت اور فروغ صنعت کے لئے ہیں بہت سے ملکوں کی قومی سعی و کاوش میں اضافہ کر رہے ہیں۔ تاکہ دیرپا اقتصادی نشو و نما اور رہن سہن کے بہتر حالات پیدا ہو سکیں۔

بہت سی سابق ماتحت قوموں کی خودمختاری اور آزادی کے حصول کی خاطر اقوام متحدہ کی تخلیقی کوششیں اس کے اس عزم صمیم کے ساتھ ہم آہنگ ہوگئی ہیں جس کی جھلک اس کی مسلسل قراردادوں منشوروں اور قانونی ضابطوں میں نظر آتی ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ کسی نسلی، جنسی، لسانی یا مذہبی فرق و امتیاز کے بغیر تمام قوموں کے انسانی حقوق کو فروغ دیا جائے اور ان کے احترام کی ہمت افزائی کی جائے۔ اسی لئے ۱۹۶۸ء کو انسانی حقوق کے بین الاقوامی سال سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح وہ قابل ذکر کوششیں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گی جو موجودہ فرق و امتیاز کو ختم کرنے کے لئے کی جاتی رہی ہیں۔ آنے والے سال کے لئے جو پروگرام مرتب کئے گئے ہیں ان کو کامیابی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے سے بین الاقوامی تشویش و اضطراب میں نمایاں کمی لازمی ہے۔

گزشتہ سال مدت نے واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ اپنے ممبر ملکوں کی حمایت سے بین الاقوامی تعاون کی ایک ایسی بہترین تنظیم بن گئی ہے جسے قیام امن کی خاطر بے پناہ صلاحیت و استعداد اور وسائل و ذرائع استعمال کرنے میں انسان اس سے قبل وجود میں نہیں لایا تھا۔

یوم اقوام متحدہ کے موقع پر سیکرٹری جنرل کا پیغام

اس وقت ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ جب انسان محض چند لمحات میں نہ صرف کرۂ ارض کے گرد چکر لگا رہا ہے بلکہ صحیح معنوں میں چاند تاروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کے دوران ہی یہ کچھ اس طرح ہو رہا ہے کہ آج ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی جس نے ہم کو جوہری خودتباہی کی صلاحیت دی اب سارے دنیا میں افراد کے لئے خوشحالی کے امکانات بھی پیدا کر رہی ہیں۔ اب انسان کو یہ اقتدار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ اپنے دریاؤں پر پُل بنائے زراعت کو بہتر بنا دے۔ صنعتوں کو ترقی دے سکے۔ عام لوگوں کو عمدہ مکانات میں بسا دے اور تمام بنی نوع انسان کی جسمانی اور معاشرتی خوشحالی میں اضافہ کر دے۔

البتہ سائنس کی ان تحقیقات کے باوجود یہ ایک غیر معمولی حقیقت ہے کہ ترقی یافتہ اور زیادہ غریب ملکوں میں لاکھوں انسانوں کی تشنہ تکمیل توقعات پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہیں ہمیں دانشوروں کو نے جو اقتصادی اور معاشرتی مسادات کی شائق ہیں ہمیشہ کر لیا ہے کہ ایک قسم کی استعمار پسندی دوسری قسم کی استعمار پسندی میں نہ بدلنے پائے۔

ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ اگر دنیا بھر کے ذرائع اور فنی دولت سے جو ہیرونی خلا میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ پوری طرح استفادہ نہ کرتے ہوئے بہتر زندگی بسر کرنے کی صورت نہیں نکالی گئی تو انسانی تعذیر کو ایک زبردست دھچکا لگ جائے گا۔ پھر بتائیے کہ ان چیلنجوں اور نئے مواقع کا سامنا کس طرح کیا جائے۔ اقوام متحدہ کے دائرہ عمل میں رہتے ہوئے ہمیں پُرامن تغیر کے لئے ایک عمدہ آلہ مل گیا ہے یہ ایک ایسا آلہ ہے کہ جو اس برق رو کی دنیا میں تیز رفتار کر دینے والی قوتوں کو روشن اظہار دیتا ہے کاش اور ایسی کہ جو گھر گھر امن کی کہ مائل بہ سکون کرتا ہے۔

فرعون کی لاش کا انکشاف

جیسے قرآن کریم کی صداقت اور فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ (یونس ۹۲) کی قطعی و یقینی و حتمی تصدیق ہے اسی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایک حواری کا ایک سو صفحات سے زیادہ حجم کا مکتوب جو سکندریہ کے کلیسا کے عیسائیوں کو لکھا گیا۔ قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا دوپہر کے سورج کی طرح چمکتا ہوا نشان اور روشن برہان اور تاریخی ثبوت ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ مع مقدس کفن۔ الفضل بک ڈپو (رگولبازار ربوہ) سے حاصل کریں!

نوٹس

محمد شریف ولد جلال دین پٹواری نہر حافظ آباد ڈویژن لائل پور کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ مورخہ ۱۰/۶/۶۶ سے بلا رخصت ڈیوٹی سرکار سے غیر حاضر ہیں۔ لہٰذا اندر میعاد ۱۵ یوم از اجرار نوٹس ہذا دفتر ایگزیکٹو انجینئر حافظ آباد ڈویژن لائل پور حاضر ہو کر جواب دیں کہ کیوں نہ آپ کو ملازمت سے برطرف کیا جائے۔

عبدالخالق
ایگزیکٹو انجینئر حافظ آباد ڈویژن لائل پور

۱۶۷/ پی ایل / (۲۶) ۸۴۲

قابل فروخت قطعہ
(اشتہار)

محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میں ساٹھ فٹ کی سڑک پر ایک کنال کا نہایت باموقع قطعہ زمین قابل فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مینجر صاحب الفضل ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

تریاق سِل
سل کی بیماری میں مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس ایک ماہ دس روپے

تریاق کبیر

امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ مثلاً کھانسی۔ نزلہ سر درد۔ پیٹ درد۔ ہیضہ کے لئے اکسیر ہے۔ نیز بچھو کے کاٹے پر لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری تسکین دیتا ہے
قیمت بڑی شیشی ۵۰ پیسے درمیانی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ ۴۵ پیسے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

—: علمی و دینی مصروفیات اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد :—

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

پونے دو لاکھ روپیہ کے بجٹ کی منظوری مغربی اور مشرقی پاکستان کے قریباً اڑھائی ہزار خدام کی شرکت

ربوہ ۲۲ر اکتوبر۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جو یہاں مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو شروع ہوا تھا۔ علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۲ر اکتوبر کی شام کو کامیابی اور بخیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

اختتامی اجلاس ہو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لاکر اجتماع میں شریک جملہ خدام کو بیش بہا نصائح اور ہدایات سے پُر اختتامی خطاب سے نواز کر انہیں پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت فرمایا۔

دعاؤں اور ذکر الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے حسب معمول یہ تین دن اور ان کی درمیانی راتیں دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں بسر کیں۔ پروگرام علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوکر بالعموم ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہتا تھا اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نماز کی بالالتزام ادائیگی کے علاوہ قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس سننے نیز تلقین عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مہتممین مرکزیہ کی تقاریر سنیں۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ذوق شوق سے حصہ لیا۔ مزید براں مجلس کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔

میزانیہ کی منظوری

کل مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع میں اختتامی خطاب اور دعا کرانے کے لئے تشریف لائے تو اس وقت بھی مجلس شوریٰ کا اجلاس جاری تھا چنانچہ حضور کی موجودگی میں ہی مجلس شوریٰ نے ۶۸-۱۹۶۷ء کے لئے قریباً پونے دو لاکھ روپیہ کا میزانیہ منظور کیا۔ جسے مختلف تعلیمی، تربیتی اور تنظیمی کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔

علم انعامی اور انعامات

اختتامی خطاب سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علم انعامی اور اجتماع کے مختلف علمی و دینی، ذہنی اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو انعامات تقسیم فرمائے۔

مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے امسال مجلس لائل پور اول۔ مجلس محمد آباد دوم اور مجلس ربوہ سوم رہی حضور نے مجلس لائل پور کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔

مجالس خدام الاحمدیہ میں سے کارکردگی کے لحاظ سے اضلاع کے مقابلہ میں ضلع سرگودھا اول اور ضلع لائل پور دوم اور ضلع ملتان سوم رہا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کے لئے یہ امتیازی کامیابیاں مبارک کرے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماع میں ہونے والے مختلف دینی۔ علمی، تحریری، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں اپنے دست مبارک سے اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے اور پھر اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں اس پرچہ کے صفحہ اول پر شائع کیا جا رہا ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں جو کہ قریباً ۴۵ منٹ جاری رہا۔ خدام کو نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔ آپ نے عہدیداران سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ امسال اپنا معیار بلند کر کے اس امر پہ لکھویں کہ سو فیصدی تمام خدام نماز باجماعت ادا کرنے لگیں۔ امسال ۲۰۱ مجالس کے قریباً اڑھائی ہزار خدام نے اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کی جن میں مغربی پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے خدام کے علاوہ مشرقی پاکستان اور بعض بیرونی ممالک کے خدام بھی شامل تھے۔

الغرض تین دن تک اپنی مخصوص روایات کے ساتھ خالص روحانی اور دینی ماحول میں اجتماع کی کارروائی جاری رہی اور کل شام کو قریباً پونے چھ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر اور پھر پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم تقریر

ربوہ ۲۳ر اکتوبر کل دوپہر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے اجتماع گذشتہ سال کی نسبت زیادہ کامیاب رہا۔

مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا خلاصہ انشاء اللہ عنقریب پیش کیا جائے گا حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی ذکر حبیب کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ نیز محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے "یورپ اور انگلستان میں احمدی خواتین کی سرگرمیاں" کے زیر عنوان ایک اہم تقریر فرمائی اور اپنے یورپ اور انگلستان کے سفر کے مشاہدات پیش کرتے ہوئے وہاں کی نومسلم احمدی مستورات کے قابلِ قدر اخلاص و محبت کی متعدد مثالیں بیان فرمائیں۔ اور بتایا کہ ان میں مردوں کے دوش بدوش دین کی خدمت کرنے کا غیر معمولی جذبہ پایا جاتا ہے۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

لجنہ اماء اللہ کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی مستورات سے اہم خطاب فرمائے جن میں آپ نے تنظیم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔ جس میں آئندہ سال کا میزانیہ منظور کیا گیا۔ اور متعدد اہم تجاویز پر غور کیا گیا۔

اجتماع کی تفصیلی روداد انشاء اللہ بعد میں پیش کی جائے گی۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر مرحوم کئی دنوں سے بعارضہ درد جگر و ضعف دل بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار رحیم اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ)